www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر صادق تقوی (فارسی)

تلخیص اردو: جناب منظور احسن عباسی

شیعہ سُنی اتحاد

ایران کے بلند پایہ شیعہ عالم اور مفکر کی طرف سے چند تجاویز

شیعہ سنی نزاع جتنا گہرا ہے، حقائق کے اعتبار سے اتنا ہی سطحی ہے، کیونکہ شیعہ دوستوں نے اپنے مزعومات کی بنیاد جن امور پر رکھی ہے وہ علمی کم، جذباتی زیادہ ہیں، اس لیے اگر حقیقت پسندی سے کام لیا جائے تو نزاع کی سطحی بھول بھلیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

اس موضوع پر ایران کے ایک اہل علم شیعہ فاضل نے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جو قابلِ مطالعہ ہے، جناب منظور احسن عباسی مدظلہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے اردو میں اس کی تلخیص پیش کر کے ملی وحدت کے متلاشیوں کے لیے چند تجاویز مہیا فرمائی ہیں۔ جس کے لیے ادارہ موصوف کا شکرگزار ہے۔

(ادارہ)

ملتِ اسلامیہ کے دو مشہور فرقوں سُنی اور شیعہ کے درمیان جو باہمی مناقشات ہیں ان کو دور کرنے کی ایک عام خواہش ہر فردِ مسلم کے دل میں موجزن ہے۔ دونوں فرقوں کے زعماء نے اس کے لیے جو کوششیں کی ہیں ان میں تہران کے مشہور شیعہ عالم ڈاکٹر صادق تقوی کا ایک مختصر رسالہ موسومہ "موازین مذہب حقہ جعفری" جو چند سال پیشتر ایران سے شائع ہوا ہے راقم الحروف کے خیال میں نہایت قابلِ توجہ ہے۔

شیعہ سنی کا اختلاف۔ انہوں نے اس رسالے میں دونوں فرقوں کے درمیان اختلاف کا ذمہ دار صرف سنیوں کو نہیں بلکہ دونوں فرقوں کے علماء کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ ان کی تحریر کا اگر بغور مطالعہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جائے تو ظاہر ہوگا کہ انھوں نے شیعہ علماء پر زیادہ الزام عائد کیا ہے اور باہمی اتحاد و اتفاق کے لیے جو تجاویز پیش فرمائی ہیں ان کا رُوئے سخن بیشتر علمائے شیعہ کی جانب ہے۔

مذہب جعفری۔ آغاز کتاب میں انھوں نے اتباع کتاب و سنت کو مذہب اسلام کی اساس قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ مذہب جعفری مذہب حق ہے کیونکہ اس کی بنیاد بھی کتاب و سنت پر ہے۔ اس کے ثبوت میں انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کی ہے کہ:

"لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم اسے اپنائے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ ایک چیز کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ۔[1]" (ترجمہ)

اس کے بعد رسول اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

"میں دو بیش بہا جواہر تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ اور دوسرا میری عترت"[2]

لیکن اس حدیث میں لفظ "عترت" کے جو معنی شیعہ اصحاب نے پیغمبر اسلام کے کنبہ اور ان کی نسل کے کیے ہیں ڈاکٹر صاحب اس کو درست نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے خیال میں یہ حدیث یا تو موضوع ہے اور یا پھر 'عترت' کا مفہوم حضور کی سنت یا حقیقی معنوں میں قرآن کی تبلیغ کرنے والے ہیں، جس میں حضرت علیؓ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، ان کے اصحاب اور صالح اہل قبیلہ سب شامل ہیں۔ اس کی دلیل یہ دی ہے کہ پیغمبر اسلام کی اولاد نرینہ نہ تھی اور ان کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کی اور حضرت علیؓ کی اولاد پر منحصر نہیں ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ کتاب و سنت کے دو معیاروں کو اسلام کے جملہ مسلکوں نے تسلیم کیا ہے۔ لہذا یہی باہمی اتحاد کا وسیلۂ اولین ہے۔

کتاب و سنت کے مطالب۔ مطالبِ کتاب و سنت کی تعیین و تحقیق کے بارے میں ان کی رائے مختصراً یہ ہے کہ قرآن حکیم میں کچھ مطالب مفصل ہیں اور کچھ مجمل ہیں۔ جو باتیں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں وہ اعتقادی مسائل ہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس پر قائم رہنا چاہیے۔ اور جن مسائل میں فکر و نظر کی ضرورت ہے ایسے فکری مسائل کو احادیث صحیحہ کی روشنی میں متعین کرنا چاہیے۔ نیز ایسے عقائد جن کا ثبوت قرآن حکیم کی قطعی دلیلوں سے نہ ہو ان کو نظر انداز کر دینا چاہیے (اس سے شاید ان کا مطلب یہ ہے کہ فریقین کو ایسے مسائل سے تعرض نہ کرنا چاہیے) تاکہ مسلمانوں کا ذہنی بوجھ ہلکا ہو جائے۔

سنت کی تین قسمیں۔ تحقیق و تعیین سنت کے باب میں انھوں نے بتایا ہے کہ اس کی تین قسمیں

---

[1] موطا مالک [2] اس روایت کی ہر سند میں شیعہ راوی ہیں یا متہم بالکذب، مدلس اور مجہول راویوں کی بھرمار ہے۔ زبیدی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایک "عرفی" کہ قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے لیکن عام طور پر لوگ اس پر عمل پیرا تھے۔ مثلاً وہ نجاستیں جن کا ذکر قرآن میں نہیں ہے چنانچہ خون اور نشہ آور شراب کے سوا تمام نجاستیں عرفی ہیں۔ اس باب میں اہل اسلام کے درمیان بہت کم اختلاف ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو مسلمانوں کا عام دستور العمل تھا مثلاً نماز کی رکعتیں اور اس کا مفہوم۔ آغازِ اسلام سے یہ طریق اب تک مسلمانوں کا دستورِ عمل ہے۔ ان میں جو اختلافات بعد میں ہوئے ہیں ان کو تاریخ کی رُو سے تحقیق کر کے دُور کیا جا سکتا ہے۔

تیسری قسم میں ایسے مسائل ہیں جن کی ضرورت برسوں، مہینوں میں کبھی کبھی پڑتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ اور خوں بہا کی مقداریں تعین، ان امور میں جو اختلافات ہیں وہ بے حقیقت ہیں اور بآسانی دور کیے جا سکتے ہیں۔

ان کے علاوہ تحقیق و تثبیت سنت کے لیے ڈاکٹر صاحب نے عقل و فراست سے کام لینے کی اہمیت پر بھی زور دیا ہے۔ لیکن چونکہ ہر شخص اپنے آپ کو عقلمند تصور کرتا ہے اور دینی معاملات میں خود رائی سے خرابی پیدا ہوتی ہے اس لیے انھوں نے قرآنی ارشادات کے مطابق اربابِ عقل و فہم کو باہمی مشورہ سے تصفیۂ[1] معاملات کی تاکید کی ہے اور اس پر اظہار افسوس کیا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے مختلف المسالک علماء نے اس طرف خاطر خواہ توجہ مبذول نہیں فرمائی۔

شیعی سنی روایات۔ اس سلسلہ میں خصوصیت کے ساتھ شیعی علماء کی توجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبہ ۲۰۱ (نہج البلاغۃ) کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس میں حضرت ممدوح نے غیر یقینی، محض خیال اور خود ساختہ (یا موضوع) روایات پر وثوق کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہی مضمون بعینہٖ اصول کافی میں امام جعفر صادق سے منقول ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف نے علماءِ شیعہ پر الزام لگایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اتباع کا دعویٰ کرنے کے باوجود انھوں نے سنیوں کی طرح ظنی، غیر یقینی اور خود ساختہ روایات پر بھروسہ کیا جو صریحاً قرآن اور تصریحات ائمہ شیعہ کے خلاف ہے۔ انھوں نے تاریخی پس منظر

---

[1] مثلاً عزیمت اور رخصت کا فرق تصور کر لینا یا کم از کم اسے علمی اور تحقیقی زاویۂ نگاہ کا اختلاف تصور کر کے اسے برداشت کرنا۔ زبیدی [2] باہمی مشورہ گو مفید ہے لیکن ہر معاملہ میں آسان نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وسعت ظرف اور برداشت سے کام لینا ہی راہ عافیت ہے ۱۲۰ زبیدی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں محدثین اہل سنت والجماعت ؛ زہری ، مالک بن انس ، ابو حنیفہ ، محمد بن ادریس شافعی ، دارمی ، ابوداؤد فارسی ، احمد بن حنبل ، مسلم نیشاپوری ، بخاری ، ابن ماجہ ، قزوینی ، ترمذی اور نسائی خراسانی کے مجموعۂ احادیث پر تنقید کی ہے اور بتایا ہے کہ ان میں ہزاروں احادیث قرآن کے خلاف[1] ہیں۔ لیکن ایسے امور کی نشاندہی نہیں فرمائی کہ سنیوں نے قرآن کے خلاف کس حدیث کو اپنے مسلک یا مذہب کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اس کے برخلاف علمائے شیعہ کے اس طرزِ عمل پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ انھوں نے سنیوں کے مندرجہ بالا بارہ مجموعوں سے قرآن کے خلاف ناقابلِ یقین روایات کو اختیار کر کے ان کے راویوں کے نام بدل دیئے اور ایسے اشخاص کے نام شامل کر دیئے جن کا وجود ہی یا تو سرے سے معلوم نہیں ہے اور یا ان کی ثقاہت مجہول ہے تاکہ اگر کوئی سنی اس سے انکار کرے تو وہ کہہ سکیں کہ یہ روایت تمھاری کتابوں میں بھی ہے۔

شیعہ کتب روایات پر تنقید۔ ان کتابوں میں ایک مجموعہ اصول و فروع کافی ہے جو شیخ کلینی متوفی ۳۲۸ھ کی تالیف اور موجودہ مذہب کا سب سے پہلا مجموعۂ روایات حدیث ہے۔ اس کے باب میں علامہ تقی کی رائے یہ ہے کہ اس کتاب میں واضح طور پر قرآن کے خلاف اور صریحًا غلط مسائل درج ہیں اور دونوں کتابیں (اصول و فروع) حضرت علی اور امام جعفر صادق کی رہنمائی سے متصادم اور اہل سنت کی کتب احادیث کی طرح مشکوک ہیں۔ اس کتاب کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس کے مسائل امام جعفر صادق کے چار سو شاگردوں نے امام موصوف سے سن کر محفوظ کیے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ مسائل چار سو ائمہ شیعہ کے ارشادات کا مجموعہ ہیں۔ علامہ تقی نے دونوں خیالات کی تردید کی ہے۔

دوسری کتاب من لا یحضرہ الفقیہ ہے جو شیخ صدوق ابو جعفر محمد المتوفی ۳۸۱ھ کی کتاب ہے۔ جناب تقی نے اس کتاب کو بھی فروع کافی کی طرح متناقض روایات کا مجموعہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ ان جھوٹی روایتوں کو ائمہ شیعہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ اس عہد میں ایک نیا فرقہ جو فرقۂ مفوضہ کے نام سے معروف تھا جنھوں نے اصول کافی کی ایک روایت کی بنا پر ائمہ شیعہ کے بارے میں حد سے زیادہ مبالغہ

---

[1] روایتی حیثیت سے کسی روایت کا مجروح ہونا الگ بات ہے لیکن روایت کی صحت کے بعد کوئی روایت قرآن کے خلاف نکلی ہی ثابت نہیں ہے۔ خاص کر صحیحین کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کام لیا ہے اور اذان اور اقامت کے الفاظ میں ولایت و امامتِ علیؓ کی شہادت کا اضافہ کر دیا تھا۔ شیخ صدوق نے جنھوں نے کلینی سے اسلام اور قرآن کا علم حاصل کیا فرقہ مفوضہ کو ان کے اس عمل پر لعنت کا حق دار قرار دیا ہے۔

ان دو کتابوں کے علاوہ علامہ نقی نے شیخ طوسی المتوفی ۴۶۰ھ کی دو کتابوں "تہذیب" و "ابصار" کے باہمی اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے اور بتایا ہے کہ علمائے شیعہ کہتے ہیں کہ آنکھ بند کر کے ان کتابوں کی پیروی نہ کرنی چاہیے بلکہ لازم ہے کہ ہر عہد کے زندہ مجتہد مثلاً شیخ طوسی و صدوق و کلینی کی پیروی کی جائے۔

جن کتابوں پر مذہب شیعہ کی بنیاد ہے جناب نقی نے ان کی اور ان کے مصنفین کے خیالات کی تضعیف کے بعد موجودہ دنیائے شیعہ میں مختلف مسالک شیعی کی کیفیت بھی بتائی ہے اور لکھا ہے کہ پیروان مسالک مختلفہ کو لازم تھا کہ کتاب و سنت کے معیار کے مطابق باہمی مشورہ سے اختلافات کو دور کرتے لیکن وہ اس بات پر تیار ہی نہیں ہیں کہ علی اور آلِ علی کی پیروی کریں جن کو چھوٹ موٹ کو وہ اپنا امام کہتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعہ مذہب کے بہت سے فرقے نمودار ہو گئے۔ ان کی تفصیل یہ بتائی ہے کہ:

مختلف مسالک شیعہ۔ موجودہ شیعی مذاہب میں سے پہلا مسلک زیدی ہے جو زید بن علی بن حسین کے نام سے منسوب اور مسلک اہل سنت سے قریب تر ہے۔

دوسرا مذہب اسماعیلی ہے جن کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق کے بعد ان کا فرزند اسماعیل امام تھا نہ کہ امام موسیٰ کاظم۔

تیسرا مسلک شیعہ ہشت امامی ہے جو امام ہشتم امام رضا تک کے ائمہ کو مانتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ امام موصوف کے بعد ان کے اقطاب، اصحاب وحی ہیں اور اب شریعتِ پیغمبر کی پیروی لازمی نہیں ہے۔

چوتھا مسلک شیعہ یازدہ امامی یا نصیریہ ہے اور امام حسن عسکری تک کے اماموں کو مانتے ہیں۔ ان کے مسلک کی بنیاد امام حسن عسکری کے وکیل ابن نصر کی رہنمائی پر ہے۔

پانچویں شیعہ اثنا عشری ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ ان کا آخری امام حسن عسکری کا فرزند ہے جن کی کوئی منکوحہ بیوی نہ تھی بلکہ ان کی کنیز 'نرگس' یا 'مریم' قیصر روم کی بیٹی تھی جس کے بطن سے بارھویں امام پیدا ہوئے اور اسی سال کے بعد غائب ہو گئے اور آخر زمانہ میں پھر ظاہر ہوں گے۔ ان سے مراد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مہدی ہیں)

فرقہ اثنا عشریہ کی شاخیں۔ پھر یہ فرقہ اثنا عشریہ کی بھی مختلف شاخیں ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخباریہ ہے جو کہتے ہیں کہ امام کے ہر قول کو تسلیم کرنا واجب ہے۔ خواہ وہ اقوال متضاد ہوں۔ علامہ نقی کا کہنا ہے کہ شیخ کلینی۔ شیخ صدوق اور شیخ طوسی کا یہی مسلک ہے۔

دوسرا فرقہ اصولی ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ روایات کو قبول کرنے کے چند اصول ہیں۔ یہ اصول تقریباً دس ہیں جو اہل سنت کے نزدیک معتبر ہیں جن کو قواعد اصول کہا جاتا ہے۔

تیسرا فرقہ شیخی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ہر عہد میں بارھویں امام کی طرف سے ایک سربراہ دینی متعین ہو جاتا ہے جو کچھ وہ کہے اس کے تسلیم کرنے میں چون وچرا کی گنجائش نہیں یہاں تک کہ اگر خلاف قرآن بھی کچھ کہے تو اس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

موجودہ مذہب شیعہ۔ عہد حاضر میں شیعہ اثنا عشریہ کے بیشتر علما بالخصوص ایران کے شیعہ خود کو اصولی کہتے ہیں۔ لیکن جناب نقی کے نزدیک کوئی شیعہ پورے طور پر اصولی نہیں ہے بلکہ ایک حد تک یہ اخباری اور تصرف دونوں کا ملغوبہ ہے۔ چنانچہ اگر کسی مجلس وعظ میں مسلک اخباری یا صوفیانہ یا شیخی مسلک کے مطابق مبالغہ آمیز تقریر ہو رہی ہو تو ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

فرقہ مفوضہ۔ اس سلسلہ میں جناب نقی نے ایک اور فرقہ کا ذکر کیا ہے جسے مفوضہ یا غلات کہتے ہیں جس کا ظہور شیخ صدوق کے زمانے (یعنی چوتھی صدی ہجری) میں ہوا۔ ان لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا نے اماموں کے لیے امور خلائق کو انھیں تفویض کر دیا ہے۔ انھوں نے اذان اور اقامت میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشہد ان علیاً ولی اللہ یا اشہد ان علی امیرالمومنین حقاً وغیرہ الفاظ کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس کے باعث شیخ صدوق نے ان اشخاص کو لعنت کا مستحق قرار دیا ہے (جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا)

اس تفصیل کے بعد ڈاکٹر صادق نقوی نے اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ اگرچہ اس وقت دنیائے شیعی میں فرقہ مفوضہ یا غلات کا وجود نہیں ہے لیکن اس وقت شیعوں کے تمام فرقے خواہ وہ اخباری ہوں یا اصولی۔ شیخی ہوں یا صوفی عقیدہ اور عمل میں کم وبیش سب کے سب مفوضہ ہیں اور مذہب جعفری یعنی اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ اگر احیاناً علمائے شیعہ میں سے کوئی حق پسند ہو بھی تو اکثریت سے مرعوب ہو کر زبان کشائی کی جرأت نہیں کرتا اور تقیہ سے کام لیتا ہے۔ البتہ گیارھویں صدی ہجری میں علامہ شیخ حر عاملی نے اپنی کتاب وسائل الشیعہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن مقام افسوس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ علماء کے سوا کسی کو اس کی خبر نہیں ہے۔ علمائے شیعہ نے اس حقیقت کو مخفی رکھا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ ہم ان علماء کو قطعی طور پر اور بیشتر شیعہ کو بالعموم مفوضہ قرار دیں۔

فرقہ شیعہ کی بدعات۔ تبصرہ: ہرچند کہ علامہ صادق نقی کا یہ قول تلخ شیعہ اصحاب کو ناگوار ہو لیکن اس کی حقیقت و صداقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ حال میں پاکستان کے شیعی علماء و زعماء نے شیعہ بچوں کے لیے جو نصاب دینی پسند فرمایا ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ مفوضین کی پیروی کی گئی ہے اور وہی الفاظ اذان و اقامت بلکہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کیے گئے ہیں۔ جن کی مخالفت شیخ صدوق وغیرہ شیعی فقہاء محدثین نے کی ہے اور اس قسم کی بدعات کو مستوجب لعنت قرار دیا ہے۔

جناب صادق نقی نے اپنے اس رسالہ میں خصوصیت کے ساتھ ان بدعتوں کی نشاندہی فرمائی ہے جو شیعہ مذہب کے علماء نے کتاب و سنت کے خلاف دین اسلام میں داخل کر لئے ہیں انھوں نے بجا طور پر تمام علمائے اسلام سے قطع نظر اس کے کہ وہ شیعہ ہوں یا سُنی یہ مطالبہ کیا ہے کہ بموجب ارشاد حضرت علیؓ و جملہ اصحاب پیغمبر علیہ السلام بالخصوص امام جعفر صادقؒ محض کتاب و سنت کی پیروی پر کاربند ہوں اور علمائے حق پسند کے باہمی مشورہ سے ایک دینی دستور العمل تیار کریں جو سب کے لیے قابل قبول ہو۔ تاکہ ہر قسم کے خطرات سیاسی و اجتماعی و علمی سے محفوظ رہیں۔

اصول استنباط مسائل۔ کتاب و سنت سے استنباط مسائل کے لیے انھوں نے ایک درجن اصول پیش کیے ہیں، جن میں نہایت ضروری امر یہ ہے کہ اہل تحقیق قرآن حکیم کی زبان سے پورے طور پر واقف ہوں اور محض ایک آیت کے پیچھے پڑ کر اپنا مطلب نہ نکالیں بلکہ بحیثیت مجموعی قرآن پر نظر رکھیں۔ اور خود رائی سے ہرگز کام نہ لیں۔ مجموعہ احادیث میں سے ان کے نزدیک موطا امام مالک کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس کا سبب انھوں نے یہ بتایا ہے کہ امام جعفر صادق اور دوسرے تمام ائمہ شیعہ کوئی دینی کتاب چھوڑ کر نہیں گئے اور درمیانہ زروں، مذہب تراشوں نے متفرق اجتہادوں کے سوا اور کوئی کام اپنے اپنے عہد میں نہیں کیا۔ البتہ خود کتاب و سنت کے حامی رہے ہیں۔

مؤلف نے اپنے اس رسالہ میں صرف ان بدعات سیئات کا ذکر کیا ہے جو کتاب و سنت کے منافی اور ارشادات علی و ائمہ کے قطعاً خلاف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے دو فرقوں شیعہ سنی کے درمیان اختلاف و شقاق کی بنیاد یہی بدعات ہیں۔

مسئلہ خلافت۔ ڈاکٹر نقی نے اس خیال کی تردید کی ہے کہ سنی و شیعہ کے درمیان جو اختلاف ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بنیاد خلافت کا معاملہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان خلافت کے بارے میں یہ اختلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دوسری صدی ہجری میں پیدا ہوا جب کہ خودغرضوں نے ائمہ شیعہ کو دربار خلفائے عباسیہ میں بدنام کرنے کے لیے یہ فتنہ اٹھایا۔ اس سے پہلے خلفاء کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے خود اپنے مکتوب (ششم نہج البلاغۃ) میں اعتراف فرمایا ہے کہ وہ چوتھے خلیفہ تھے اور ان کا انتخاب بھی دوسرے تین خلفائے راشدین کی طرح قرآنی احکام کے عین مطابق ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے نہج البلاغۃ کی اصل عبارت نقل فرما کر اس کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"ان ہی اصحاب نے مجھے بیعت کی ہے جنھوں نے ابوبکر، عمرؓ اور عثمان سے بیعت کی اور ان ہی شرائط پر بیعت کی جن شرائط پر ان تینوں سے بیعت کی تھی۔ جو لوگ موجود تھے نہ ان کو یہ حق تھا کہ وہ کسی اور کو منتخب کرتے اور نہ ان اصحاب کو جو موجود نہ تھے یہ مناسب تھا کہ اس کو رد کر دیتے۔ کیونکہ منصبِ خلافت پر متمکن کرنے کا طریقہ ہی یہ تھا کہ مہاجرین اور انصار کے مشورہ سے فیصلہ ہو۔ ان کا کسی امر پر باہم متفق ہو جانا خدا کو پسند ہے۔ اگر کوئی شخص مجلسِ شوریٰ کے اس فیصلہ سے بدگوئی یا گمراہی کے باعث منہ موڑ لے تو چاہیے کہ اسے ایسا کرنے سے باز رکھا جائے اور انکار کرے تو اس کے خلاف جنگ لازم ہے کیونکہ اس نے اسلامی قانون سے سرتابی کی اور خدا بھی اس کے پاداشِ عمل میں اسے سزا دے گا پس اے معاویہ تم اپنی عقل سے کام لو اور حرص و ہوا کو ترک کر دو۔ میرا طرزِ عمل گواہ ہے کہ میں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ خونِ عثمان سے بری الذمہ ہوں اور یہ تمھیں خود بھی معلوم ہے کہ میں اس معاملہ میں الگ تھلگ رہا تھا یہ اور بات ہے کہ تم حقیقت پوشی کرو اور جو کچھ تمھیں علم ہے اس کے برخلاف ظاہر کرتے رہو" اس مکتوب کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ علامہ رضی نے جو شیعوں کے عظیم المرتبت علماء میں سے ہیں اس امر کی وضاحت کی ہے اور یہ عبارت خود حضرت علی کے مراسلات کا ایک حصہ ہے اور بایں لحاظ قابلِ اعتبار ہے کہ یہ خط عوام کے لیے نہیں تھا بلکہ معاویہ کے نام بھیجا گیا تھا۔ لہذا یہ خط نہج البلاغۃ کے دوسرے مکتوبات کی طرح نہیں ہے جن میں بیشتر الحاقی ہیں۔ ایسی صورت میں شیعہ سنی کے درمیان امرِ خلافت کو موجب اختلاف قرار دینا کس طرح ممکن ہے؟

خلافتِ علی کے بارے ایک دلچسپ انکشاف۔ مسئلہ خلافت کے باب میں شیعہ سنی اختلاف کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق جناب ڈاکٹر صادق تقی کی تحقیق نہایت دلچسپ ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ خلافت کی بنا پر اختلاف کی بنیاد دراصل خود مذہب اہل سنت کے پیروؤں نے رکھی اور اس کا الزام ان لوگوں پر لگا دیا جو صحیح معنوں میں شیعہ تھے۔ ورنہ ائمہ شیعہ کے نزدیک خلافت کے مسئلہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان کی کوشش یہی رہی ہے کہ دینِ اسلام میں اختلاف پیدا نہ ہونے دیں۔ اس کی تفصیل یہ بتائی ہے کہ بنی عباس کے عہد میں جب سنیوں کے چار مکاتب فکر معرضِ وجود میں آ گئے اور انھوں نے چاہا کہ صحیح و مستند کتابوں کو پراگندہ کر دیا جائے تو امام جعفر صادق اور دوسرے اماموں نے اس کی مخالفت کی۔ اس پر سنیوں نے اماموں کو خلیفہ عہد کا دشمن ثابت کرنے کے لیے یہ اڑا دی کہ یہ امام خلیفہ کے بعد اس کا جانشین بننے کا داعیہ رکھتے ہیں۔ ان سنیوں کا یہ عقیدہ ہے ______ کہ تین خلفائے راشدین کی خلافت بھی غصبی خلافت تھی یعنی ان کا حق نہ تھا۔ حضرت علیؓ کو خلیفہ اول ہونا چاہیے تھا۔

موجودہ مذہب شیعہ خود ساختہ ہے۔ پھر بتایا ہے کہ ائمہ شیعہ نے ان مذہبی اختلافات سے نجات پانے کی ہر چند کوشش کی لیکن فتنہ پرداز اپنا کام کرتے رہے جنھوں نے قرآن کے خلاف ہزاروں جھوٹی روایتیں پیغمبر اسلام کے نام سے گھڑ کر سنیوں کی کتابوں میں شامل کر دیں اور بالآخر ایک خود ساختہ مذہب شیعہ بنا لیا کہ یہ لوگ حضرت علی کی خلافت بلا وصل کے قائل ہیں جس کے ثبوت میں اسی من گھڑت روایات کو دلیل کے طور پر پیش کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن و سنت کی پیروی کی بجائے خلافت کی من گھڑت اور بے مقصد کہانی پیش کر کے مسلمانوں کے معاشرے میں ایک فتنہ برپا کریں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نو پید مذہب شیعہ نے سنیوں کے مذہب (یعنی خلافتِ علی بلا فصل) کو اپنے مذہب کی بنیاد قرار دیا۔ اور اہل سنت کے اس پرانے مذہب کو شیعہ جعفری کے نام سے اختیار کیا اور طریقِ اجتہاد کو اپنایا جس سے ائمہ شیعہ اصولاً بیزار تھے۔ انھوں نے سنیوں کے مسلکِ چہارگانہ کی پیروی میں چار کی بجائے ہر شہر میں دس گنا مجتہدوں کا ہونا لازم قرار دیا تاکہ مذہبی اختلاف کا دامن زیادہ پھیل جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ بدقسمتی سے اس وقت دنیائے شیعہ کی اکثریت اس مصنوعی شیعیت کی پیرو ہے اور بجز چند بے نام و نشان مسلمانوں کے کوئی شخص بھی سچے مذہب جعفری کا پیرو نہیں ہے۔ اس کے بعد انھوں نے بتایا ہے کہ سنی اور شیعہ دونوں کی کتب روایات میں حضرت علی کی خلافت بلا فصل کے ثبوت میں آیاتِ قرآنی کو پیش کیا گیا ہے لیکن ان آیات کو مسئلہ خلافت سے کوئی نسبت نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چہار خلفائے راشدین خلیفہ برحق تھے۔ بالآخر علامہ تقی موصوف نے ہر چہار خلفائے راشدین کی خلافت کا برحق ہونا، قرآن، حدیث اور اصول کی رُو سے ثابت کیا ہے اور ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو کتاب و سنت کی بجائے خود ساختہ اور جھوٹی روایات کتب کی بنا پر اپنے بزرگانِ دین کے حق میں دشنام طرازی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

تبصرہ:۔

اب ظاہر ہے کہ اگر ہر دو فریق شیعہ و سنی جناب صادق تقی کے ارشادات پر کان دھریں اور کتاب و سنت کی روشنی میں مسائل اختلافی کو طے کر لیں تو باہمی نزاع یک قلم مفقود ہو جائے اور ایک بار پھر ملت اسلامیہ اتحاد و یگانگت کی برکتوں سے بہرہ یاب ہو۔

تمام سُنی حقیقی مذہب جعفریہ سے متفق ہیں۔ جہاں تک اہل سنت کا تعلق ہے یہ عاجز راقم الحروف پورے اذعان کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ گو اہل سنت کو ڈاکٹر موصوف کے بعض خیالات سے اتفاق نہ ہو لیکن وہ ان تمام امور کو تسلیم کر لینے کے لیے تیار ہیں جن کو مؤلف رسالہ نے حقیقی مذہب جعفریہ کی بنیاد قرار دیا ہے۔ مثلاً:

۱۔ کتاب و سنت کی روشنی میں دینی مسائل کا حل۔

۲۔ خلفائے اربعہ راشدین کی خلافت کا برحق ہونا۔

۳۔ حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل سے انکار۔

۴۔ بزرگانِ دین کے حق میں بدگوئی و دشنام طرازی سے مکمل احتراز۔

۵۔ اپنی کتابوں سے ایسی تمام جھوٹی یا موضوعی روایات کا اخراج جو بقول ڈاکٹر صادق تقی غیر حقیقی شیعوں نے داخل کر دی ہیں۔

۶۔ مفوضین یا غلات سے بیزاری جنھوں نے کلمہ اسلام اور اذان و اقامت میں سنت کے خلاف اضافہ کیا۔

اس اعلان کے ساتھ تمام اہل سنت اپنا ہاتھ محبت و اخلاص اور اتحاد و اتفاق کے لیے اہل تشیع کے سامنے دراز کرتے ہیں اور ان کے ردِ عمل کا انتظار کر رہے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ